جماعت دہم۔ رتن سنگھ

رتن سنگھ ۱۹۲۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ تقسیمِ وطن کے بعد ہندوستان چلے آئے۔ ۱۹۶۲ء میں آل انڈیا ریڈیو میں پروگرام ایگزیکٹو کی حیثیت سے منسلک ہو گئے۔ اپنی ملازمت کے دوران اُنہوں نے جالندھر، بھوپال، لکھنو، جبل پور اور سرینگر وغیرہ شہروں میں قیام کیا۔

انہیں شروع سے ہی افسانہ نگاری کا شوق تھا۔ طالب علمی کے دور میں کہانیاں لکھنے لگے۔ بطور افسانہ نگار ان کا نام بہت جلد مشہور ہو گیا۔ ''پہلی آواز'' ''پنجرے کا آدمی'' ''کاٹھ کا گھوڑا'' اور ''پناہ گاہ'' ان کے افسانوی مجموعے ہیں۔

کاٹھ کا گھوڑا

کہانی ''کاٹھ کا گھوڑا'' میں مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زندگی میں کچھ لوگ ترقی کی منزلوں کو چھو رہے ہیں اور کچھ لوگ ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہمیں ان کمزوریوں کو جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے کیوں رہ گئے۔

کہانی کچھ یوں ہے کہ بندو نام کے ایک غریب آدمی کو مالک کے لڑکے نے ریڑے پر اتنا بوجھ لاد دیا ہے کہ سڑک پر چڑھائی ہونے کی وجہ سے وہ ریڑے کو ایک قدم بھی آگے ہلا نہیں سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک نظام میں خلل پڑ جاتا ہے۔ بندو کی سُست رفتاری کی وجہ سے سارے شہر کی رفتار دھیمی پڑ جاتی ہے۔ لیکن بندو پر ٹریفک کے خلل کا کچھ بھی اثر نہیں پڑتا ہے کیونکہ آج اس کا دل بہت اُداس ہے اس لئے آج وہ اپنا ٹھیلا اچھی طرح کھینچ نہیں پا رہا ہے۔ اوپر سے سیٹھ کے لڑکے نے بھی ٹھیلے پر ضرورت سے زیادہ سامان بھرا ہے۔ راستہ بھی چڑھائی کا طے کرنا ہے۔ اس کی حالت بالکل لکڑی کے گھوڑے کی سی ہو گئی تھی جو ایک قدم بھی نہیں ہل سکتا تھا۔

مفلسی کی وجہ سے بندو کو بچپن میں آرام و آسائش کی کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ محلے میں دوسرے بچوں کے پاس طرح طرح کے کھلونے تھے مگر بندو کو باپ نے ایک میلے میں لکڑی کا گھوڑا خرید کر دیا تھا، جو بالکل بے جان تھا۔ بچپن میں

اسے جو محرومی رہ گئی تھی وہ اس کو بھولا نہیں تھا بلکہ وہ محرومی اس کی شخصیت کے ساتھ چپک کے رہ گئی تھی۔ اس کا باپ ٹھیلہ چلاتا تھا اور وہ بھی ٹھیلہ ہی کھینچ رہا ہے۔ بندو اکثر سوچا کرتا تھا کہ ایسا کیوں کر ہوا؟ کہ اُس کے سارے دوست مختلف عہدوں پر فائز ہو گئے اور وہ وہی کاٹھ کا گھوڑا ہی رہ گیا جو اسے بچپن میں کھیلنے کے لئے مل گیا تھا۔

آج بندو یہ بات سوچ کر اداس ہوا کہ وہ اپنے بیٹے کو ضرورت کی چیزیں نہیں لا سکا جس کی وجہ سے اُس نے اسکول جانا چھوڑ دیا۔ اس کے دل میں یہ خیال اُٹھ رہے ہیں کہ اگر اس نے ہمت سے کام نہ لیا تو ایک دن اس کے بیٹے کو بھی ریڑھ ہی کھینچنا پڑے گا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اُسے اپنی جان ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ سڑک پر جو لوگ اس کی دھیمی رفتار سے رُکے ہوئے تھے وہ بار بار اسے جلدی کرنے کے لئے ہارن بجا رہے تھے کیونکہ وہ اپنی منزل پر پہنچنے کے لئے اُتاولے ہو رہے تھے۔ ایک آدمی پر بندو نے غصے سے کہا کہ "جو لوگ تیز جانا چاہتے ہیں اُن سے کہو کہ میرے پیروں میں بھی پہیے لگوا دیں۔" دوسرے آدمی نے جواب دیا کہ "تمہاری بات صحیح ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ اتنے تیز ہو جائیں کہ ہوا سے باتیں کرنے لگیں اور کچھ کو اتنا مجبور کر دیا جائے کہ ان کے لئے ایک قدم اُٹھانا بھی دشوار ہو جائے"۔

آخر پر کہانی کار یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اگر بندو بھی ہمت سے کام لیں اور حوصلہ بلند کرے تو وہ بھی ترقی کی منزلوں کو چھو سکتا ہے۔

الفاظ	معنی	
وفد	نمائندے	ریٹائر منٹ کی عمر میں اضافہ کرنے کیلئے ملازموں کا وفد وزیرِ اعلیٰ سے ملنے گیا ہے۔
روڑ مارچ	فوجیوں کی سزا	وقت پر دفتر نہ پہنچنے پر آفیسر نے فوجیوں سے روڑ مارچ کرایا۔
ساکت	حرکت نہ کرنے والا	بندو کو بچپن میں بے جان ساکت گھوڑا کھیلنے کیلئے نصیب میں لکھا تھا۔
سوانگ	روپ بدلنا	سزا سے بچنے کے لئے مجرم نے جج کے سامنے بیماری کا سوانگ رچایا۔
برعکس	برخلاف	دن رات کی محنت کے برعکس بھی اکرم اپنے بچوں کو عیش و آرام کی چیزیں میسر نہ رکھ پایا۔
بے نیاز	بے پروا	رب الکریم سب سے بڑا بے نیاز ہے۔
مقررہ	طے شدہ	وقتِ مقررہ پر ہر ایک کو دنیا چھوڑنی پڑتی ہے۔
محض	صرف	نامناسب موقعے پر تمہاری مدد محض اس لئے کی کیونکہ میں تمہارا احسان مند ہوں۔

نمبر۱۔ بندو کو کاٹھ کا گھوڑا اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی میں کچھ نہ کر پایا تھا، جب کہ اس کے بچپن کے ساتھی مختلف عہدوں پر مامور تھے۔ وہ ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ بچپن میں اسے کھیلنے کے لئے لکڑی کا گھوڑا ملا تھا جب کہ دوسرے بچوں کے پاس حرکت کرنے والے کھلونے ملے تھے۔ وہ لکڑی کا گھوڑا اُس کی شخصیت کے ساتھ چپک کے رہ گیا تھا۔ اس کے جذبات مجروح ہو چکے تھے۔ بڑے ہو کر بھی وہ اپنے آپ کو وہی کاٹھ کا گھوڑا سمجھتا تھا۔

نمبر۲۔ بندو کی سُست رفتاری کا اثر وزیر، بڑے بڑے کارخانے داروں، افسروں، دُکانداروں، فوجی، طالب علموں، ڈاکٹر، نرس، انجینیر، ریل گاڑی کے ڈرائیور، عورتوں اور بہت سے دوسرے لوگوں پر پڑا۔

نمبر۳۔ وزیر کو ایک غیر ملکی وفد سے ملنے کا وقت نزدیک آ رہا تھا۔ راستہ بند ہونے کی وجہ سے اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

نمبر۴۔ کاروباریوں کے لئے "پل" کے معنی لاکھوں کے گھاٹے اس لئے ہیں کیونکہ کاروباری لوگ فون کی ایک کال پر لاکھوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک پل ان کے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ راستہ بند رہنے کی وجہ سے اُن کا بہت نقصان ہو رہا تھا۔

نمبر۵۔ چندو کے بارے میں بندو نے سوچا کہ بڑا ہونے پر اس کے بیٹے کو بھی کاٹھ کا گھوڑا بننا پڑے گا اور اسی کی طرح ٹھیلہ کھینچنا پڑے گا۔

نمبر۶۔ پیروں میں پہیے لگوانے سے بندو کی مراد زندگی کی تیز رفتاری یعنی زندگی میں ترقی کرنا تھی۔